72245 - بے نماز اور اہل کتاب بیوی میں فرق

سوال

میں نے آپ کا ایك مسلمان شخص کے متعلق فتوی پڑھا ہے جس کی بیوی بے نماز تھی، آپ نے اسے کہا ہے کہ: اس کے لیے اسے طلاق دینی واجب ہے، مجھے علم ہے کہ مسلمان شخص کے اہل کتاب عورت سے نکاح کرنا جائز ہے، اور اہل کتاب نماز ادا نہیں کرتے، کیا اس میں خلل نہیں... ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس فتوی کی طرف سوال میں اشارہ کیا گیا ہے اس میں خلل نہیں بلکہ خلل تو سائل کے ارادہ سے پیدا اس طرح ہوا ہے کہ اس نے اسلام کی طرف منسوب بے نماز عورت اور یہودیہ یا عیسائی عورت کو اس دلیل کے ساتھ برابر سمجھ لیا ہے کہ وہ دونوں ہی نماز ادا نہیں کرتیں!

اور ان دونوں کے مابین یہ برابری صحیح نہیں کیونکہ ان میں فرق پایا جاتا ہے، فرق یہ ہے کہ نماز ترك کرنا کفر اکبر اور مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہونا ہے، اس کا بیان بہت سے سوالات کے جوابات میں اسی ویب سائٹ پر گزر چگا ہے، جن میں سوال نمبر (9400) اور (5208) کے جوابات شامل ہیں.

اس بنا پر جو عورت نماز ادا نہیں کرتی وہ کافرہ اور اسلام سے مرتد ہے، اور اسلام سے مرتد ہونے والے کا حکم یہودی اور عیسائی سے بھی زیادہ سخت اور شدید ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور مرتد اصلی کافر سے بھی کئی ایك وجوہات کی بنا پر زیادہ برا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (2 / 193).

اسی لیے مرتد کا ذبح کیا ہوا گوشت نہیں کھایا جاتا، لیکن یہودی اور عیسائی کا ذبح کیا ہوا گوشت کھایا جا سکتا ہے، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے مرتد عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، بلکہ جب اس کی بیوی مرتد ہو جائے تو نکاح ہی فسخ ہو جاتا ہے.

لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمان شخص کے لیے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنا جائز ہے.

چنانچہ اصل مسئلہ تارك نماز كے كافر ہونے كا حكم ہے، اس ليے جو تارك نماز كو كافر قرار ديتے ہيں انہوں نے بے نماز سے شادى كرنے سے منع كيا ہے، اور اگر وہ نماز ترك كر دے تو مياں بيوى كو آپس ميں عليحدگى كرنا ہو گى.

امام احمد رحمہ اللہ تعالى كا مسلك يہى ہے، اور اہل علم كى ايك جماعت مثلا شيخ ابن باز، شيخ ابن عثيمين رحمہما اللہ، اور شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ، اور اس سلسلہ ميں ہم بھى اسى فتوى پر چلے ہيں.

اور اسى طرح اگر كوئى عورت كسى ايسے امر كى مرتكب ہو جو كفر اكبر كا باعث بنے مثلا: اللہ تعالى يا رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو برا كہنا اور گالى دينا،اور اپنے كفر پر اصرار كرتے ہوئے اس سے توبہ نہ كرے تو اس كے ليے مسلمان كى بيوى رہنا حلال نہيں.

اور اسى طرح خاوند كى بھى حالت يہى ہے كہ اگر وہ ايسے امر كا مرتكب ہو تو وہ بھى مرتد ہو گا اور مياں بيوى كے درميان عليحدگى واجب ہو گى.

واللہ اعلم .